# ایک باتونی کچھوا

عبدالستار
ولی مینشن، سعد پورہ قلعہ، مظفر پور

آؤ چلیں ایک ساتھ وہاں
دکھ نہ جہاں نہ ہو غم بھی وہاں

یہ تینوں گاتے گنگناتے آسمان میں اُڑتے چلے جا رہے تھے کہ....

بہت دنوں کی بات نہیں بلکہ تھوڑے عرصہ قبل ہی ایک گھنے جنگل کے درمیان ایک بڑا سا تالاب تھا۔ تالاب میں کئی قسم کی اور مختلف رنگوں کی مچھلیاں، میڈک، کچھوا اور ہنس رہتے تھے۔ تالاب کے قریب ہی ایک آبشار تھا جس کے گرتے ہوئے پانی کی وجہ سے یہ علاقہ بڑا خوشنما بن گیا تھا۔ دوسری طرف جنگل میں مختلف قسم کی رنگ برنگ کی چڑیاں بھی اپنے گھونسلوں میں اپنے انڈوں اور نوزائیدہ چوزوں کے ساتھ رہ رہی تھیں۔ سبھی بڑے مزے سے ایک ساتھ مل کر رہتے اور ہر ایک کی خوشی میں شریک ہوتے۔ اُن چڑیوں کو کسی شکاری کا خوف تھا نہ کسی دشمن جانور کا ڈر۔ اسی طرح دن گزرتے رہے۔

اتفاقاً کئی سال بارش کے زمانے میں بارش بالکل نہیں ہوئی جس کی وجہ سے دھیرے دھیرے تالاب کا پانی خشک ہونے لگا۔ تالاب کی مچھلیاں تالاب میں پانی

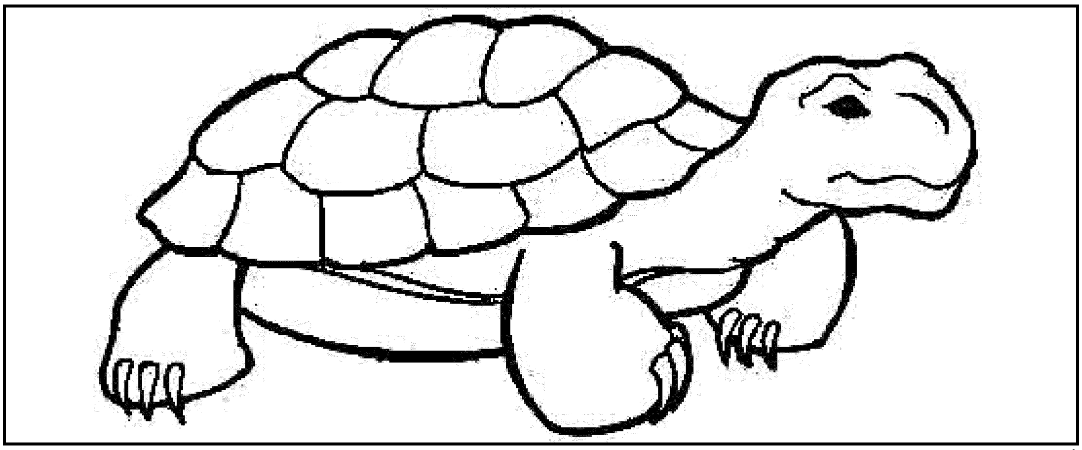

کم ہو جانے کے سبب مرنے لگیں۔ آبشار سے پانی گرنا بھی بہت کم ہو گیا۔ اب ان پرندوں اور تالاب کے جانوروں کو زندگی گزارنا مشکل ہونے لگا۔ اس علاقہ کی دلکشی بھی باقی نہ رہی۔ اب ان کی خوراک بھی ختم ہونے کو آ گئی۔ سبھی فکر مند رہنے لگے۔ کسی کی سمجھ

میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ ہنسوں نے آپس میں باتیں کیں۔

''اب یہاں رہنا دشوار ہو گیا ہے ہمیں یہاں سے کوچ کر جانا چاہئے۔''

ان کی باتیں ان کے دوست کچھوے نے بھی سنی تو دل ہی دل میں سوچا۔

'' یہ سبھی ہنس تو اُڑ کر دوسرے علاقہ میں چلے جائیں گے، میں رینگ کر اپنے چھوٹے چھوٹے قدموں سے کتنی دور جا سکوں گا؟'' اس نے راستے کے خطرات کے متعلق مزید غور کیا۔

''راستے میں شریر بچے بھی ملیں گے جو مجھے اینٹ پتھر مار کر ہلاک کر دیں گے۔'' اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

کچھوا اپنی بے بسی پر افسوس کرنے لگا اور افسردہ رہنے لگا۔ جب ہنسوں کو اس بات کا پتہ چلا تو اپنے دوست کی مدد کرنے کی ترکیب وہ سوچنے لگے۔ مگر ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ کچھوے نے ہی ایک ترکیب بتائی۔

''ہنس، میرے دوست! تم ایسا کرنا کہ تم دونوں سرکنڈے کے ایک ٹکڑے کو اپنے پنجوں سے پکڑ لینا اور اس سرکنڈے کو میں اپنے منھ سے پکڑ لوں گا۔ تم ہوا میں اُڑتے ہوئے آگے بڑھتے رہنا، میں تمہارے پنجوں میں دبے تنکے کو اپنے منھ سے پکڑ کر تمہارے ساتھ اُڑتا رہوں گا۔ اس طرح ہم سبھی نئے علاقہ میں جہاں تالاب میں پانی ہوگا پہنچ جائیں گے اور وہاں رہنے لگیں گے۔''

ہنس اس مشورے پر کچھوے کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے آمادہ ہو گئے۔ ایک دن ایسا ہی ہوا۔ ہنس اپنے پنجوں سے سرکنڈے کے تنکے کو پکڑے ہوئے اُڑے جا رہے تھے اور ہنس اپنی آواز میں گنگنا رہے تھے اور کچھوا سرکنڈے کو تھامے اُڑتا جا رہا تھا' آ ؤ چلیں ایک ساتھ وہاں.....'

اِن تینوں کو آسمان میں اُڑتے ہوئے میدان میں کھیلتے ہوئے بچوں نے جب دیکھا تو شور مچانا شروع کر دیا۔

''وہ دیکھو! اب کچھوا بھی آسمان میں اُڑنے لگا۔''

ان بچوں نے آگے کہا:

''وہ دیکھو! ہوائی جہاز کی طرح یہ تینوں اُڑتے چلے جا رہے ہیں۔'' لڑکوں کو جب شور مچاتے ہوئے کچھوے نے سنا تو زور سے بولا:

''میں ہوائی جہاز کی طرح نہیں اُڑ رہا ہوں بلکہ سرکنڈے کو پکڑ کر اُڑتے ہوئے دوسرے علاقہ کے تالاب کی طرف جا رہا ہوں۔'' ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ جیسے ہی کچھوے نے بولنے کے لیے منھ کھولا اس کے منھ سے سرکنڈے کا تنکا چھوٹ گیا اور وہ دھڑام سے زمین پر آ گرا۔

دیکھا بچو! بغیر سوچے سمجھے بولنے کا انجام! اسی لیے بزرگوں کا کہنا ہے کہ ''پہلے تولو تب بولو۔''

OO

OO